عورتوں کے لیے ناک کان میں ایک سے زیادہ سوراخ کروانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-7803 تاریخ: 14-04-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا ناک اور کان چھدوانا، جائز ہے، سوال یہ ہے کہ جتنے سوراخ عام طور پر رائج ہیں، اس سے زائد کان یا ناک میں سوراخ کروانا، جائز ہے؟ مثلاً: ناک کی ایک جانب سوراخ ہو اور دوسری جانب چھدوانا یا ناک کے درمیان میں چھدوانا، جیسا کہ بعض جگہ یہ طریقہ رائج ہے، کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دین اسلام میں خواتین کے لیے زیب و زینت اور آرائش و زیبائش مطلقاً منع نہیں، بلکہ شریعت کی حدود کی رعایت کے ساتھ جائز و مشروع ہے، جس کا ایک طریقہ عورتوں کا کان میں سوراخ کر کے زیور لٹکانا ہے اور اس سے مقصود زینت کا حصول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں کان چھدواتی (یعنی سوراخ نکلواتی) تھیں، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی منع نہ فرمایا اور فقہائے اسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع نہ فرمانے سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

اور زمانہ نبوی میں عورتیں ناک نہیں چھدواتی تھیں، لیکن جب فقہائے اسلام نے دیکھا کہ بعض علاقوں میں عورتیں ناک میں بھی سوراخ نکلواتی اور اس میں بطورِ زینت زیور لٹکاتی ہیں، تو انہوں نے اس کے بھی جواز کا فتوی دیا، کیونکہ کان میں سوراخ کرنا اور زیور پہننا عورتوں کی زینت کے طور پر ہے اور ناک میں سوراخ کرنے سے بھی یہی مقصود ہے، اس لیے اسے صرف کان کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، بلکہ زینت مقصود ہونے کی وجہ سے ناک میں سوراخ کو بھی جائز قرار دیا گیا۔

اس تمہید کے بعد پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ ناک اور کان میں سوراخ کرنا اور زیور لٹکانا عورتوں کے لیے زینت ہونے کی وجہ سے جائز ہے اور اگر کسی علاقے میں عزت دار مسلمان عورتیں اپنے ایک ہی کان یا ناک میں ایک سے زیادہ سوراخ

کر کے اس میں زیور لٹکاتی ہوں، تاکہ اس سے زینت حاصل ہو، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کہ ایک سوراخ سے جو مقصود (حصولِ زینت) ہے، وہی ایک سے زیادہ سوراخوں سے مطلوب ہے۔ اور زینت کا انداز ہر علاقے والوں کا اپنا اپنا جداگانہ ہوتا ہے، کسی علاقے میں ناک میں نتھ دائیں طرف، کسی میں بائیں طرف اور بعض علاقوں میں دونوں طرف پہنی جاتی ہے، اسی طرح بعض علاقوں میں عورتیں کان میں ایک سوراخ کر کے اس میں بالی پہنتی ہیں اور بعض میں ایک سے زیادہ سوراخ کر کے زیادہ زیور لٹکاتی ہیں (جیسا کہ پاکستان کے بعض علاقوں کی عورتوں میں رائج ہے) اور اسے اُس علاقے میں غیر مہذب طریقہ شمار نہیں کیا جاتا، لہٰذا اس طرح عورتوں کا زینت کے لیے کان میں ایک سے زیادہ سوراخ کروانا یا ناک میں دونوں طرف سوراخ کروانا، جائز ہے۔

ہاں اس طرح کا سوراخ نکلوانا جو کفار و فساق عورتوں کا طریقہ ہو، جیسا کہ بعض یورپی ممالک میں فساق عورتیں ناک کے درمیان سوراخ کر کے اس میں کوئی لاکٹ پہنتی ہیں اور عزت دار مسلمانوں میں ایسا ہرگز رائج نہیں، تو ایسا سوراخ نکلوانا شرعاً ممنوع ہے کہ اسلام نے کفار و فساق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بلا اجازت شرعی اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا بھی ہے اور اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا، ناجائز و حرام ہے، البتہ اگر یہی سوراخ بھی کسی علاقے میں شریف خواتین میں بھی رائج ہو، جیسے دنیا میں مختلف علاقوں کے رواجوں کی حد نہیں تو ان علاقوں میں اس کی بھی اجازت ہوگی اور جہاں یہ کفار و فاسقات کے ساتھ مشابہت ہو، وہاں ممنوع ہوگا۔

جائز زینت کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَ جَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ! اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا، جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟)۔ **(پارہ 8، سورۃ الاعراف، آیت 32)**

عورتوں کے کان چھدوانے کے ثبوت کے بارے میں صحیح بخاری میں ہے: "عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم العيد ركعتين، لم يصل قبلها ولا بعدها، ثم أتى النساء ومعه بلال، فأمرهن بالصدقة، فجعلت المرأة تلقي قرطها" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھیں، اس سے پہلے یا بعد کبھی نہیں پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ نے ان عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، تو عورت اپنے کان سے بالیاں نکال کر (حضرت بلال کے کپڑے میں) ڈالتی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب القرط للنساء، جلد 7، صفحہ 158، مطبوعہ بیروت)

مذکورہ بالا حدیث کے تحت فتح الباری میں ہے:”واستدل به علی جواز ثقب أذن المرأة لتجعل فيها القرط وغيره مما يجوز لهن التزين به“ ترجمہ: اور اس روایت سے عورت کے کان میں سوراخ نکالنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے تاکہ وہ ان میں بالیاں اور اس کے علاوہ وہ چیزیں ڈال سکے، جو اس کے لیے بطورِ زینت جائز ہے۔

(فتح الباری، باب القرط للنساء، جلد 10، صفحہ 331، مطبوعہ بیروت)

اسی بارے میں فتاوی قاضی خان میں ہے:”ولا بأس بثقب أذن الطفل لأنهم كانوا يفعلون ذلك في الجاهلية ولم ينكر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم“ ترجمہ: بچی کے کان میں سوراخ نکالنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ عمل کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہ فرمایا۔

(فتاوی قاضی خان، ج 03، ص 251، مطبوعہ بیروت)

کان میں سوراخ نکلوانے کے بارے میں بحر الرائق اور تبیین الحقائق میں ہے:”وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال **لأن فيه منفعة الزينة**، وكان يفعل ذلك في زمنه عليه الصلاة والسلام إلى يومنا هذا من غير نكير“ ترجمہ: اور ایسے ہی چھوٹی بچیوں کے کانوں میں سوراخ نکالنا جائز ہے، کیونکہ اس میں زینت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک بغیر کسی انکار کے جاری و ساری ہے۔

(بحر الرائق، ج 08، ص 554، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی) (تبیین الحقائق، ج 06، ص 227، مطبوعہ بیروت)

کان میں سوراخ کرنے کی اجازت زینت کی منفعت حاصل کرنے کے لیے ہے، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے:”ولا بأس بثقب اذن البنات الاطفال لانه ايلام لمنفعة الزينة وايصال الالم الى الحيوان لمصلحة تعود اليه جائز كالختان“ ترجمہ: بچیوں کے کانوں میں سوراخ کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ زینت کی منفعت کے لیے تکلیف دینا ہے اور جاندار کو کسی ایسی مصلحت کی وجہ سے تکلیف دینا کہ جو مصلحت اس کی طرف لوٹتی ہو، جائز ہے، جیسے ختنہ کرانا۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراھیۃ، جلد 4، صفحہ 167، مطبوعہ بیروت)

ناک میں سوراخ کرنے کے بارے میں علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:”ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا ملتقط. قلت: وهل يجوز الخزام في الأنف، لم أره“ ترجمہ: بچی کے کان چھیدنے میں استحساناً کوئی حرج نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کیا ناک میں سوراخ کرنا، جائز ہے؟ میں نے اس بارے میں کوئی صراحت نہیں دیکھی۔

اس عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:" لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد في الحاوي القدسي: ولا يجوز ثقب آذان البنين قلت: **إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط** وقد نص الشافعية على جوازه" ترجمہ: بچیوں کے کان میں سوراخ کرنے میں حرج نہیں اور حاوی قدسی میں یہ زیادہ کیا کہ لڑکوں کے کانوں میں سوراخ نکالنا جائز نہیں۔ میں (علامہ شامی علیہ الرحمۃ) کہتا ہوں: اگر ناک میں سوراخ نکالنا عورتیں بطورِ زینت کرتی ہیں، جیسا کہ بعض شہروں میں رائج ہے، تو وہ کان میں سوراخ نکالنے کی طرح جائز ہے اور اس کے جائز ہونے پر شوافع نے صراحت بیان فرمائی ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج06، ص420، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

علامہ شامی کی اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:

"اقول: ولا شک ان ثقب الاذن کان شائعا فی زمن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقد اطلع صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم ینکرہ ثم لم یکن الا ایلاما للزینۃ فکذا ھذا بحکم المساواۃ فثبت جوازہ بدلالۃ النص المشترک فی العلم بھا المجتھدون وغیرھم کما تقرر فی مقرہ" ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ کان چھیدنا، نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعارف اور مشہور تھا اور حضور پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس پر اطلاع پائی، مگر ممانعت نہیں فرمائی، **پھر یہ (کان چھیدنے کی) تکلیف پہنچانا، صرف زیب وزینت کے لیے ہو گا اور اسی طرح یہ (ناک چھیدنا) بھی ہے کہ دونوں کا حکم مساوی ہو گا۔ پس اس کا جائز ہونا، دلالتِ نص کی بنیاد پر ثابت ہو گیا**، اس علم سے جس میں مجتہد و غیر مجتہد مشترک ہیں، جیسا کہ یہ بات اپنے محل میں ثابت ہو چکی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ482، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

کان وغیرہ میں چھید کرنے کا مدار لوگوں کے انداز و اَطوار پر ہے، اگر کوئی اور ممانعت کی وجہ نہ ہو (جیسے فساق سے مشابہت وغیرہ) تو اس زینت کے دلالۃ النص سے ثابت ہونے کی وجہ سے عورتوں کی اس زینت میں حرج نہیں، چنانچہ ناک میں سوراخ کرنے کے متعلق کلام کرتے ہوئے اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مزید ارشاد فرماتے ہیں:" فان الثابت بدلالۃ النص کالثابت بالنص (کیونکہ جو دلالتِ نص سے ثابت ہو، وہ اسی طرح ہے جیسے نص سے ثابت ہے) اور دہنے بائیں جانب میں مختار ہیں، یہ کوئی امر شرعی نہیں، **رسم زمانہ پر مبنی ہے، جس طرف چاہیں چھیدیں۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ482، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ تعالی کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنے کی ممانعت کے بارے میں قرآن پاک میں ہے ﴿فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا ، لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ﴾ ترجمہ: (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے)، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا۔ **(پارہ 21، سورۃ الروم، آیت 30)**

قرآن پاک میں ہے ﴿وَّ لَاُضِلَّنَّھُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَ لَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ، وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا﴾ ترجمہ: اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا، تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا، تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے، تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔ **(پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 119)**

اللہ کی تخلیق کو بدلنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے: "لعن اللہ الواشمات و المستوشمات و النامصات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالی" ترجمہ: گودنے والیاں، گدوانے والیاں، چہرے کے بال نوچنے والیاں، نُچوانے والیاں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں **اور اللہ تعالی کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہے۔**

(الصحیح لمسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ، جلد 2، صفحہ 205، مطبوعہ کراچی)

شرعی حدود و قیود سے ہٹ کر عورتوں کا جسم کے مختلف حصوں میں سوراخ کرنا بھی اس وعید کے تحت داخل ہے، چنانچہ علامہ بدر الدین عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: "ھو غرز إبرۃ أو مسلۃ و نحوھما فی ظھر الکف أو المعصم أو الشفۃ و غیر ذلک من بدن المرأۃ حتی یسیل منہ الدم ثم یحشی ذلک الموضع بکحل أو نورۃ أو نیلۃ لقد لعن الشارع من صنعت ذلک من النساء لأن فیہ تغییر الخلقۃ الأصلیۃ" ترجمہ: وشم یہ ہے کہ سوئی یا سُوا وغیرہ کے ذریعے ہاتھوں کی پشت، کلائی، ہونٹ یا اس کے علاوہ عورت کے جسم میں سوراخ کیے جائیں، پھر جب خون بہنا شروع ہو، تو اس جگہ سرمہ، نورہ یا نیل بھر دیا جائے، عورتوں میں سے جس نے یہ کیا شارع نے اس پر لعنت کی، کیونکہ اس میں خلقت اصلیہ کو بدلنا ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن، ج 22، ص 97، مطبوعہ بیروت)

کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من تشبہ بقوم فھو منھم" ترجمہ: جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے، تو وہ انہی میں سے ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، ج 02، ص 203، مطبوعہ لاھور)

کفار یا فساق وفجار سے مشابہت کے ممنوع ہونے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے:"یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ عورتوں یا بدوضع آوارہ فاسقوں کی مشابہت نہ پیدا ہو، مثلاً: مرد کو چولی دامن میں گوٹا پٹھا ٹانکنا مکروہ ہوگا، اگرچہ چار انگلی سے زیادہ نہ ہو کہ وضع خاص فساق، بلکہ زنانوں کی ہے۔ علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص فاسقانہ وضع کے کپڑے یا جوتے سلوائے (جیسے ہمارے زمانے میں نیچری وردی) تو درزی اور موچی کو ان کا سینا مکروہ ہے کہ یہ معصیت پر اعانت ہے، اس سے ثابت ہوا کہ فاسقانہ تراش کے کپڑے یا جوتے پہننا گناہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج22، ص137، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اسی میں ہے"دربارۂ لباس اصل کلی یہ ہے کہ جو لباس جس جگہ کفار یا مبتدعین یا فساق کی وضع ہے اپنے اختصاص و شعاریت کے مقدار پر مکروہ یا حرام یا بعض صور میں کفر تک ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ184، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے:"یہ حدیث ایک اصل کلی ہے، لباس و عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار و فساق و فجار سے مشابہت بُری ہے اور اہل صلاح و تقویٰ کی مشابہت اچھی ہے، پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں۔ کفار و فساق سے تشبہ کا ادنیٰ مرتبہ کراہت ہے، مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے کہ پہچانا جاسکے اور غیر مسلم کا شبہ اس پر نہ ہوسکے۔"

(بہارشریعت، ج03، ص407، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

12 رمضان المبارک 1443ھ/14 اپریل 2022

المفتی دارالافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے